ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

جون ایلیاء کی شاعری مساکیت اور سادیت کے تناظُر میں

ڈاکٹر جمیلہ ناز
(اسسٹنٹ پروفیسر) گورنمنٹ سٹی گرلز کالج، گلبہار، پشاور
ڈاکٹر جہانزیب شعور
(اسسٹنٹ پروفیسر ،شعبہ اردو ،اسلامیہ کالج یونی ورسٹی پشاور)

Abstract:
Jaun Elia was a well-known Urdu poet in the 21th century. He was famous for his emotional poetry .His poetical collections were published in 21st century. His poetry reflects his internal world and his psycho analysis can be easily done from his poetry. He was masochist and sadist which can be study in his poetry. In literary function he was famous for his dramatic actions. In this article Jaun Elia poetry is studied under psychological terms i.e. masochism and sadism.

جونؔ اُردو کے وہ شاعر ہیں جن کو مرنے کے بعد زیادہ پذیرائی ملی۔مقبول تو وہ زندگی میں بھی تھے لیکن سوشل میڈیا کے زمانے میں اُن کا مصرعہ سرحدوں کے پار پہنچا۔جہاں جہاں اُردو کی سمجھ بوجھ ہے،وہاں جونؔ ایلیاء پہنچ چکے ہیں اور اس میں بنیادی کردار جونؔ ایلیاء کے مصرعوں کی سادگی کی ہے۔ایک مصرعے میں بڑی بات اور آسان انداز میں کر دیتے ہیں۔اگلے مصرعے میں اُس بات کےلیے خوب صورت وجہ بھی پیش کردیتے ہیں۔اُن کے اشعار بیک وقت ذہنِ انسانی کو وسعتوں سے ہمکنار کردیتے ہیں اور پھر معنی سے واقعات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ جہاں تک جونؔ کی شاعری کے موضوعات کا تعلق ہے تو جونؔ کی شاعری پر جونؔ کے مزاج کا کما حقہ اثر دکھائی دیتا ہے۔اس میں شک نہیں کی جون کی شخصیت چونکا دینے والی تھی۔جونؔ کے متعلق بہت سوں کے پہلے تاثرات عجیب ہیں۔کوئی اس کو مرد نہیں سمجھتا،تو کوئی نام کی وجہ سے عیسائی سمجھتا ہےوغیرہ۔اس ساری بحث میں مدعا جونؔ کی شخصیت ہے اور جس کا اظہار اُن کی شاعری ہے ۔ اُن کی شخصیت اتنی عجیب ہےکہ اکثر محافل اُن کی شاعری پربات کرنے کےلیے منعقد کی جاتی ہیں اور بحث اُن کی شخصیت کے گرد گھومتی ہے۔اصل میں جونؔ کی شخصیت اتنی وزنی ہے کہ یہ وزن صرف اُن کی شاعری ہی اٹھا سکتی ہے۔ابو بکراس حوالے سے رقم طراز ہیں۔

"جونؔ پُرشور تضادات کا ایسا مجموعہ تھے جس کا کیفیتی اظہار صرف شاعری میں ممکن ہے ۔انھوں نے چُن چُن کر اپنے آپ میں وہ سب جمع کرلیا تھا جس کا بار شعرتو اٹھا سکتا ہےلیکن زندگی نہیں اٹھاسکتی۔اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگاکہ جونؔ نے اپنی زند گی کا سودا کرکے شاعری خریدی "-1ے

جہاں تک مساکیت اور سادیت کا حوالہ ہے تو ان دونوں الجھنوں کا اظہار شخصیت کے مختلف افعال کی صورت میں ہوتا ہے۔جنسی انحرافات ،غصہ ، چڑچڑا پن،صحت کی تباہی ،مایوسی ،نااُمیدی ،ماریپٹ ،بےاعتدالی ، بے ترتیبی ،اذیت پسندی ،اذیت رسائی،اکتاہٹ اور اس طرح کے دیگر افعال کی صورت میں بخشتا ہےاور جونؔ ایلیاء کی شخصیت اور شاعری میں یہ سارے عوامل نظر آتے ہیں۔ جونؔ ایلیاء کی شخصیت ہماری مجبوری بن چکی ہےکہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ ہم ان کی شخصیت کا شاعری سمیت تذکرہ نہ کریں۔اصل میں اُن کی زندگی بھی خود بڑی عجیب تھی۔کم از کم ہر ذی فہم اس طرح کے تجربہ ناک زندگی سے اماں ہی مانگے جس کالمحہ لمحہ اذیت ناک ہے جونؔ کہتے ہیں۔

سانس کیا ہے کہ میرے سینے میں
ہرنفس چل رہا ہےاک آرا ف"-2ے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

جونؔ ایلیاء کی شاعری کا آغاز اسی آگہی سے ہوا۔اُن کے یہاں آگہی کی اذیت کا اقرار جگہ جگہ موجود ہے۔کم آگہی رکھنےوالا ذہن حالت سکوں میں رہتا ہے۔غیر روایتی اور تشکیکی ذہن عالمِ حیرت میں رہتا ہے۔جونؔ ایلیاء کا معاملہ بھی یہی ہےکہ وہ سوال اٹھاتا ہےاور اُن کو آگہی کی اذیت لاحَق ہے۔

آگہی نے کیا چاک جیسے
وہ گریباں بھلا سِلےبھی کہاں 3ے

جون کو ماحول ہی ایسا ملا جس میں دنیاداری کا بحث و مباحثہ کم اور علم اور روایت ِعلم کا بحث زیادہ ہوتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ جون کو جو آگہی حاصل کرنے کی بیماری لاحق ہوئی تھی اور جو پیاس تھی وہ نہ بجھی۔اسی وجہ سے وہ پھر تشکیک کی حالت میں رہے۔اس کا اظہار اُن کے "شاید " کے دیباچے میں مل جاتا ہے۔چنانچہ وہ جس ذہنی اذیت میں اس وجہ سے مبتلا تھے اُس کا اظہار وہ جگہ جگہ یوں کرتے ہیں۔

کرتا ہے یا ہو مجھ میں
کون ہےبے قابو مجھ میں"4ے

جسم جسمانی اذیت فی الواقع ذہنی اذیت ہی کی پیداوار ہے لیکن خالص ذہنی اذیت بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔جسمانی اذیت کی نوعیت اگر تکلیف کی حد تک ہو تو وہ تندرست ہونے پر ختم ہوجاتی ہے مگر ذہنی اذیت کاسلسلہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے اس کے اطمینان کی ایک ہی شرط ہے جس کومطمئن ہونے کی وجہ ملے۔

آگہی کا عذاب اور بے اطمینانی کا نوحہ جونؔ کے ہاں اذیت ناکی کا سبب بن کر ابھرتا ہے جس میں بیک وقت اذیت پسندی اور اذیت رسائی کا عنصر شامل ہے۔اس کے علاوہ اسی بیانیےکے ذیل میں جونؔ کا ایک دوسرا پہلو" رائیگانی" کا ہے جونؔ وہ تھے جو زندگی بھر مطمئن نہیں ہوتے اور شکست ذات اور رائیگانی کا اعتراف انھوں نے جابجا کیا ہے۔جونؔ کی اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا حق بجانب ہے کہ جونؔ کو ٹھیک سائیکوتھراپی کی ضرورت تھی۔ وہ جگہ جگہ پر رائیگانی کا نوحہ کرتے ہیں۔

سہے ہیں مین نے عجب کرب سودمندی کے
گلہ ہے تجھ کو زیاں کا، زیاں تو کچھ بھی نہیں
کسے خبر خبر سر منزل جو دل نے حال سہے
اذیت سفر رائگاں تو کچھ بھی نہیں" 5ے

یہ اپنی ذات اور شخصیت کی تضحیک نہیں بلکہ خود اذیتی اور خود سے مطمئن نہ ہونے کا چرچا ہے۔جونؔ توتھے ہی اذیت کے فلسفے کے قریب، جن سے محبت کرتے تھے ان کو بھی اذیت میں رکھتے تھےاور اگر کوئی نہ ہو تو موجود کو بھی اذیت میں رکھنے سے گریز نہیں کرتے تھے اور غیر مطمئن تو تھے ہی۔تو ان کے ہاں اس قسم کے اشعار جس میں خود سے بیزاری ہے وہ اکثر ان ہی صورتوں میں سامنے آتی ہے اور بھلا جون کو اس پر کیا تاسف وہ تو وہ کھلاڑی تھے جو خود کی تباہی پر پُرملال بھی نہیں۔

میں بھی بہت عجیب ہوں اتنا عجیب ہوں کہ بس
خود کو تباہ کرلیا اور ملال بھی نہیں 6ے

اپنے تباہی کا احساس بہرکیف جونؔ کو ہے۔درد و غم کی کیفیت تو بہرحال موجود تھی لیکن خود سے اتنی بیزاری بھی اپنی جگہ ایک نوحے والی کیفیت ہے۔اس لیے ان کی شاعری میں ذات کا نوحہ دکھائی دیتا ہے الور یہی چیز تقریباً ان کی شاعری کا حصہ ہے ۔ان کو اس چیز کا بھی احساس تھا کہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

میری یہ جو دیوانگی کی کیفیت ہے۔یہ لوگوں کو عالمِ حیرت اور بسا اوقات تفقن کا سامان کرتا ہے۔وہ خو د سے اس بابت سوال کرتا ہے۔

ترے اس حال پر ہے سب کو حیرت
تجھے بھی اس پہ حیرت ہے؟ نہیں تو
اذیت ناک امیدوں سے تجھ کو
اماں پانے کی حسرت ہے؟نہیں تو 7ے

چند شعروں میں اپنی ذات کی مکمل عکاسی پیش کردی تو یہ سچ ہے کہ جونؔ ورطئہ حیرت میں ڈالنے والے شاعر تھے ۔ نرگسیت سے لیکر مساکیت اور سادیت کے جتنی الجھنین ان کی ذات میں موجود تھیں وہ منفرد دکھائی دینے کا واہمہ تھا۔

ہم سنے اور سُنائے جاتے تھے
رات بھر کی کہانیاں تھے ہم
ذرہ بھر بھی نہ تھی نمود اپنی
اور پھر بھی جہانیاں تھے ہم 8ے

خود پسندی کا عنصر جونؔ کے ہاں غالب تھا لیکن ہر چیز اعتدال کے اندر ہو، تو وہ ویرانی اور تباہی پیدا نہیں کرتی،اگر اعتدال کامادہ درمیان میں نکل جائے تو پھر سامنے خطرناک صورت آتی ہے۔ جونؔ کی نرگسیت اعتدال سے نکل چکی تھی۔وہ جاذبِ نظر ہونا چاہتے تھےلیکن اس کے لیے معاشرتی اقدار کو وہ خاطر میں نہیں لاتے تھے۔حماد غزنوی ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ایک ایسا شخص جو جاذ ب نظر آنے کی شدید خواہش رکھتا تھا لیکن اپنے بالوں میں کنگھا پھیرنے کا روادرانہ تھا۔ایک ایسا اثنا عشری جو دیوبند کا فارغ التحصیل تھا، ایک ایسا مجذوب جس کا دماغ کسی تیزدھار آلے کی مانند تھا" 9ے

بہت سے تضادات نے مل کر جونؔ کی شخصیت بنائی تھی اب ان تضادات نے جونؔ کی تعمیر کی تھی کہ تخریب ،یہ اپنی جگہ ایک مشکل سوال ہے۔تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جونؔ ایک ناکام زندگی کے مالک تھے اور اس ناکام زندگی کا المیہ ان کے ہاں اذیت پسند ی اور کسی حد تک اذیت رسائی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔خود کو تو اذیت دیتے ہی تھے لیکن دوسروں کو بھی اذیت دینےسےان کے ہاتھ نہیں کتراتے تھے۔یعنی مساکیت زدہ اور سادیت زدہ آثار ان کے ہاں نمایاں ہیں۔

جہاں تک ان کے ہاں مساکیت کا حوالہ ہے تو ان سے تو سب واقف ہے کہ وہ مختلف صورتوں میں اذیت پسندی کی لر زمیں مبتلا تھے۔ مگر جہاں تک اذیت رسانی کا تعلق ہے تو اس معاملے میں وہ محبوب کا انتخاب کرتے تھے۔یعنی ان کے حلقئہ احباب میں اور لوگ بھی تھے،کہیں ایسا نہیں ہوا جب کسی دوست کو جون ؔنے اذیت دی ہو خواہ وہ ذہنی اذیت تھی یا جسمانی ۔لیکن جب بات آتی تھی جونؔ کی محبوبہ کی تو پھر جونؔ ذہنی اور جسمانی دونوں سطح کی اذیت پر اتر آتے تھے۔ان کی ایک پوری غزل اس موضوع پر ہے۔

ایذا دہی کی داد جوپاتا رہا ہوں میں
ہرناز آخر میں کوستاتا رہاہوں میں
اے خوش خرام پاؤں کے چھالے تو گن ذرا
تجھ کو کہاں کہاں نہ پھراتا رہاہوں میں
تجھ کو خبر نہیں کہ تراحال دیکھ کر
اکثر ترا مذاق اڑاتا رہاہوں میں
جس دن سے اعتماد میں آیا را شباب

اس دن سے تجھ پہ ظلم ہی ڈھاتا رہا ہوں میں
بیدار کرکے تیرے بدن کی خود آگہی
تیرے بدن کی عمر گھٹاتارہا ہوں میں 10؎

مذکورہ غزل کے اشعار سے مکمل اذیت رسائی کا عنصر سامنے آجاتا ہے۔جس میں ذہنی اور جسمانی دونوں سطح کی اذیتیں موجود ہیں اور جونؔ کابیان بھی فخریہ ہے۔یعنی یہ سارے عوامل کرکے جون ؔ پشیمان نہیں ہے۔ بلکہ اس عمل سے ایک لذت کا عنصر ہے جو جونؔ کو مل رہا ہے اور ساتھ میں ہرناز آخر یں کو ستانے کا داد اور اذیت رسائی کی وجہ شہرت بھی گردانتے ہیں۔

جونؔ عشق و محبت کی ابتدا ہر اذیت ناکی سے کرتےتھے۔ایک تو وہ اظہارِ محبت کو بڑا قبیح عمل مانتے تھے ان کے نزدیک محبوب کے سامنے اظہار محبت کا اظہار کرنا بڑا فضول عمل ہے۔ خود دیباچے میں اس حوالے سے لکھتے ہیں۔

"میں نے اظہارِ محبت کا جو طریقہ اختیار کیا تھا وہ انتہائی عجیب و غریب تھا۔ وہ طریقہ یہ تھا کہ اگر وہ سامنے سے آرہی ہوری تو میں اس کی طرف سے منہ بھیر لیتا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اےلڑکی ! میں تم سے محبت کرتا ہوں ۔اصل بات یہ ہے کہ اظہارِ محبت کو انتہائی ذلیل کا سمجھتا تھااور اپنے اچھے دنوں میں ،میں نے یہ ذلیل کا م کبھی نہیں کیا"-11؎

یہ تو اظہارِ محبت کے متعلق وہ تو صحیح ہے جو جونؔ نثر مین بیان کر رہے ہیں اپنے شعر میں تو جونؔ اس سے ایک قد م آگے ہیں۔چنانچہ فرماتے ہیں۔

حُسن سے عرض شوق نہ کرنا حسن کو زک پہنچانا ہے
ہم نے عرض شوق نہ کرکے حسن کو زک پہنچائی ہے 12؎

جون کے معاشقے بھی اس وجہ سے ناکا م تھے کہ ابالی طبعیت کو برداشت کرنے کے لیےجو جگرگردہ چاہیےہے وہ کسی کے پاس خاک ہوتا ہے۔جونؔ کی طبیعت صرف جونؔ ہی برداشت کرسکتا تھا۔اور اس کی برداشت کرنے کا ثبوت جونؔ کی شخصیت سے ظاہر ہے کہ کس نہج تک ان کی شخصیت پہنچ گئی۔جہاں ہر طرف خسارہ ہی خسارہ کا ملبہ اگر جونؔ سے اٹھ سکے تو ٹھیک ہے وگرنہ کوئی دوسر ا کہاں کہ اس کو اٹھانے کےلیے تیار تھا۔

تم کو جہانِ شوق و تمنا میں کیا ملا
ہم بھی ملے تو درہم وبرہم ملے تمھیں
یوں ہوکہ اور یہی کوئی حوّا ملے مجھے
ہو یوں کہ اور یہی کوئی آدم ملے تمھیں 13؎

جونؔ کی زندگی کا یہ حوالہ بڑا دل شکن ہے ۔ وہ مرد وزن کےدرمیان محبت میں تباہ و برباد ہونے کا قائل ہے۔محبت دراصل ایسا جذبہ ہے جس میں دوفریقین ایک دوسرے کو خوشی دینے کے لمحات ڈھونڈ نکالتے ہیں۔محبت کے درمیان کائنات کی خوب صورتیاں اپنے ساتھی کے دامن میں ڈالنے ہوتے ہیں۔ان کی ناآسودگیاں دور کرکے آسودگی اور سکون بہم پہنچانا ہوتا ہے۔جبکہ جون ؔ کامطالبہ کچھ اور یہی ہے۔

خوب ہے شوق کا یہ پہلو بھی
میں بھی برباد ہوگیا تو بھی 14؎

جونؔ کےساتھ محبت کے بندھن میں بندھنے والی مشینی ہوجاتی تھی۔جونؔ خود کے ساتھ اس کو تباہ کرکے پھر ذمہ داری بھی لینے کو تیار نہ ہوتے۔ ان کی نظم " سزا" فریقین کے درمیان محبت کے بیانیے کو اپنی کلیت کےساتھ واضح کرتا ہے۔ محبت میں دوسرے فریق پر جب جونؔ کی ذات آشکارا ہوجاتی ہےتو یہ مزید اذیتوں کے دروا کر دیتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

تم جس زمین پر ہو میں اس کا خدا نہیں
پس سر بسر اذیت وآزار ہی رہو
بیزار ہوگئی ہوں بہت زندگی سے تم
جب بس میں کچھ نہیں ہے تو بیزار رہی ہو15ے

وہ اپنی تمام تر کیفیات اپنی محبوبہ میں دیکھ کر بجائے خوش ہونے کے مزید بیزاری دکھا رہے ہیں۔ یعنی جونؔ کے مطالبوں کا کوئی انتہا نہیں ہےاور جون جو اذیت رسائی سے محظوظ ہوتا ہےوہ دراصل ان کے نزدیک محبت کی قیمت ہے۔ بیزاری ، تنگی ، تلخی اور محبت کی اذیت رسائی جو فی الواقع ایک ذی روح انسان کے لیے روح فرسا حقیقتیں ہیں۔جن کی شدت کی وجہ سے بے چینی اور بے اطمینانی کی کیفیتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔مگر جونؔ کےنزدیک یہ کچھ قیمت نہیں رکھتی۔یہ ذہنی اذیت کی بڑی صورتیں ہیں۔جس کسی کو ذہنی اذیت دینی ہو،مذکورہ ساری کیفیات کا فی حد تک کارآمد کیفیات اور پریشان کن صورتِ حال پیداکرنے والی ہیں۔مگر جونؔ ہے کہ اس پر بھی بس نہیں۔وہ اس سے بھی دو قدم آگے ہیں۔جب ان سارے کیفیات کی وجہ سے محبوب جسمانی اذیت میں مبتلا ہوجاتا ہےتب جونؔ کو تھوڑی سی خوشی مل جاتی ہے۔

"تم خون تھوکتی ہو یہ سن کر خوشی ہوئی
اس رنگ اس ادا میں بھی پُرکار ہی رہو
میں نے یہ کب کہاتھامحبت میں ہے نجات
میں نے یہ کب کہا تھاوفادار ہی رہو"16ے

جونؔ کے محبوب کے ساتھ رویہ انتقامانہ ہے۔ احساسات کے لطیف تعلق کے لیے وہ سب کچھ داؤ پر لگانے کے لیے تیار ہے۔ ان کا مئوقف اس معاملے میں واضح ہےکہ محبت ہی کیا جو فر د کی تخریب میں کردار ادا نہ کرے۔ اور یہ بات تو سچ ہے کہ محبت میں انا کو ٹھیس پہنچتی ہے۔انسا ن متز لزل اور حواس باختہ ہوجاتاہے اور جذباتی انتقام کی راہیں سوجھتا ہے۔ جون انسانی احساسات کو سامنے لانے میں ماہر ہے ۔ عرفان ستار ان کی اس خاصیت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"جونؔ بڑا شاعر اس لیے ہے کہ شاعری کے سب سےبڑے موضوع ،یعنی انسان کی جذباتی اور نفسیاتی کیفیات پر جیسے اشعار جونؔ ایلیاء نے کہے ہیں۔اردو شاعری کی روایت میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔جون ایلیا بڑا شاعر اس لیے ہےکہ کیفیت کوایک شدید ترین احساس کی صورت میں قاری یا سامع تک منتقل کرنے کی جو صلاحیت جون کے یہاں ہے۔اردو شاعری میں اس کی مثال صرف میرؔ کے یہاں ملتی ہے"-17ے

حوالہ جات

1) خالد احمد انصاری ، مئولف، میں یا میں ،مضمون ،آدمی کا وکیل ،ص،،الحمد پبلیکیشنز ،لاہور،2021،ص ۴۷
2)جونؔ ایلیاء ،یعنی ، الحمد پبلی کیشنز،لاہور ۲۰۰۳ ؁ ،ص ۵۵
3)جونؔ ایلیاء ،شاید ، الحمد پبلی کیشنز ،لاہور ،ص،۱۱
4)جونؔ ایلیا ء ،شاید ، ص،۲۱۱
5)جونؔ ایلیا ء ،شاید ، ص،۲۱۱
6)ایضاً ،ص ۱۰۴
7)جونؔ ایلیا ء ،گمان ، الحمد پبلی کیشنز ، لاہور ،۲۰۰۹ ؁ ،ص ، ۱۶۰
8)خالد احمد انصاری ، میں یا میں ،مشمولہ : میں بھی بہت عجیب ہوں ، از خالد معین ، ص ،۲۴۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

9)خالد انصاری ،میں اور میں ، مشمولہ ،جونؔ بھائی ،از حماد غزنوی ، ص ،۱۹۴
10)جون ایلیاء ،شاید ، ص،۱۴۷
11)جونؔ ایلیاء ، لیکن، الحمد پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۲۲ ؁ ،ص۷۳،۲۷
) جونؔ ایلیاء، شاید ، ص،12118
) جونؔ ایلیاء، شاید ، ص،13126
) جونؔ ایلیاء، شاید ، ص،1491
15) جونؔ ایلیاء، شاید ، ص، ۱۰۹
16)ایضاً،ص، ۷۱
17)خالد احمد انصاری ، میں یا میں ، مشمولہ نادرِ روزگارتھے ہم تو ،از عرفان ستار،ص ۵۱۳